اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۸	۹ ماہ وفا ۱۳۱۹ ش	۳ جمادی الآخری ۱۳۵۹ھ	۹ جولائی ۱۹۴۰ء	نمبر ۱۵۴

مسلمانوں کو ایک راہنما کی ضرورت کا احساس

مسلمان جُوں جُوں خدا تعالےٰ کی تائید اور نصرت سے محروم ہوتے جا رہے۔ اپنے آپ کو مصائب و مشکلات ۔ ذلّت و ادبار کے بھنور میں گھرا ہوُا پا رہے ۔ اور اپنی ہر قسم کی کوششوں اور مساعی کو ناکام و نامراد ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ اس بات کی زیادہ ضرورت محسُوس کر رہے ہیں۔ کہ کسی ایک ہاتھ پر جمع ہو جائیں۔ اور اس کی راہ نمائی میں دین و دُنیا دونوں میں صراطِ مستقیم پا سکیں۔ لیکن چونکہ وُہ اس برگزیدہ خدا کی طرف رُخ نہیں کرتے جسے خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں ان کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور جس نے اسلام کی وُہ حقیقی تعلیم دُنیا میں پیش فرمائی۔ جس پر عمل کر کے نہایت ادنےٰ حالت میں زندگی بسر کرنے والے انسانوں نے ترقی کی انتہائی منازل طے کیں۔ اس لئے ان کی ہر سعی ناکام اور ہر کوشش نہ صرف بے نتیجہ رہتی ہے۔ بلکہ ان میں پہلے سے بھی زیادہ انشقاق اور افتراق پیدا کر کے بربادی کو اور قریب کر دیتی ہے۔

اس وقت تک کئی مقامات پر مسلمان "امیر شریعت"۔ "امام"۔ اور "سردار" وغیرہ منصب تجویز کر کے کسی نہ کسی کے ذریعہ ان کو پُر کرنے کی کوشش کر چکے ہیں۔ اور جس کسی کو اس منصب پر سرفراز ہونے کا موقعہ ملا۔ اس نے بھی بہت کچھ کر دکھانے کے دعوے کیے۔ مگر یہ منصب عطا کرنے والے لوگوں کو نہ صرف کوئی فائدہ نہ ہوُا۔ بلکہ کئی رنگوں میں سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ اور اس کے سوا ہو بھی کیا سکتا تھا۔ قوم کی دینی اور دُنیوی لحاظ سے اصلاح اور ترقی کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اس کے لئے عظیم الشان انقلاب پیدا کرنا پڑتا ہے انسان کا دل۔ اس کا دماغ اور اس کے خیالات میں تبدیلی کرنی ہوتی ہے اور یہ انقلاب وہی انسان پیدا کر سکتا ہے۔ جسے خدا تعالےٰ اس کام پر مامُور کرے۔ اور اس کے بعد اس کا جانشین اس کی تعلیم کے ذریعہ کر سکتا ہے۔ نہ کہ وُہ انسان جسے وُہی لوگ کھڑا کریں۔ جن کی اسے اصلاح کرنی ہوتی ہے۔ ایک رنگ کے علماء چونکہ ایک آدمی کو ایک خود ساختہ منصب دے کر خود کھڑا کرتے ہیں۔ اس لیے نہ تو اس میں اس منصب کے فرائض ادا کرنے کی اہلیت ہوتی ہے۔ اور نہ کسی کی نظر میں اس کی کچھ وقعت۔ اور ایسی حالت میں اس سے جو توقع رکھی جاتی ہے۔ وُہ بالکل ناکام رہتی ہے۔

اس قسم کے کئی ایک ناکام اور تلخ تجربے کرنے کے باوجود حال میں ایک "جمعیۃ العلماء" نے جونپور کے اجلاس میں اپنے میں سے ایک شخص کو امیر المومنین منتخب کرنے اور مسلمانوں سے اس کی اطاعت کرانے کی تجویز کی۔ اس کی اطلاع جب اس علاقہ کے مسلمانوں کو پہونچی۔ تو انہوں نے مبارکپور ضلع اعظم گڑھ میں اس کے خلاف ایک عظیم الشان جلسہ کیا جس میں جنرل سکرٹری صاحب انجمن اہل سنت نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "یہ جمعیۃ العلماء کانگرسی جماعت ہے اور اس کے اکثر و بیشتر اراکین ہنود کے زرخرید غلام ہیں۔ جن کو مسلمانوں کی رہبری اور امیر المومنین کے انتخاب کا کوئی حق حاصل نہیں"۔

اس کے بعد حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی:-

"یہ جلسہ جونپور جمعیۃ العلماء ہند کے ہونے والے بارھویں اجلاس کے امیر المومنین سے اپنی نفرت اور ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔ وُہ مسلمانوں کا امام نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اسکی اطاعت کی جائے گی۔ لہٰذا اس خانہ ساز امیر المومنین کی مسلمانوں میں کوئی قدر نہ ہوگی"

(اخبار شہباز یکم جولائی)

علماء کی ایک جمعیۃ نے اپنے میں سے کسی کو "امیر المومنین" قرار دینے کی یہ تجویز پہلی بار کی ہے۔ لیکن اس کا پاس ہونا تو الگ رہا۔ اس کے پیش ہونے سے بھی قبل مسلمانوں نے اس کی مخالفت شروع کر دی۔ اور صاف طور پر کہدیا ہے کہ وُہ کسی ایسے شخص کی اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور نہ خانہ ساز امیر المومنین کی کوئی وقعت سمجھتے ہیں۔ اور یہ کہنے میں وہ بالکل حق بجانب ہیں۔ کیونکہ وُہ اپنے علماء کی حقیقت اور ان کی اہلیت سے خوب اچھی طرح واقف ہیں۔ وُہ جانتے ہیں۔ کہ علماء میں سے کوئی ایسا شخص نہیں۔ جو اس منصب کا اہل ہو۔ اس کے فرائض ادا کرنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ اور اس منصب کے شایان شان صفات کا حامل ہو۔ اور جب کوئی ایسا انسان انہیں نظر ہی نہیں آتا۔ تو کسی کو امیر المومنین منتخب کرنے کے کیا معنی؟

دراصل علماء کی اس قسم کی تجاویز مسلمانوں کو کھلونے دے کر بہلانے کے مترادف ہے۔ جب وُہ دیکھتے ہیں کہ مسلمان کسی ایسے راہ نما اور امام کے متلاشی ہیں جسے خدا تعالےٰ نے ان کی راہ نمائی کے لئے مقرر کیا ہو اور جو خدا تعالےٰ کی تائید اور نصرت کے نشانات اپنے ساتھ رکھتا ہو جس میں تزکیہ نفوس کی غیر معمولی اہلیت ہو۔ جو ان کی رُوح کو تسکین اور ان کے قلوب کو اطمینان دلا سکے۔ اور جو اسی زندگی میں ان کا تعلق ان کے خالق و مالک خدا سے پیدا کر دے تو کبھی ان کے لئے کسی کو "امام الہند" بنا کر پیش کر دیتے ہیں۔ کبھی کسی کو "امیر شریعت" بنا کر کھڑا کر دیتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کا

منظوم کلام

یہ غزل پورے دو ماہ پہلے کی ہے۔ کچھ اور غزلیں اس سے بھی پرانی ہیں۔ جو اب تک شائع نہیں ہوئیں۔ ارادہ ہے کہ انہیں بھی چھپوا دوں کیونکہ بعض دفعہ شعر دل میں ایسی گدگدی لیتا ہے۔ کہ نثر کے سینکڑوں صفحات وہ اثر پیدا نہیں کرتے۔ مرزا محمود احمد

یہ نور کے شعلے اُٹھتے ہیں میرا ہی دل گرمانے کو
جو بجلی افق میں چمکی ہے چمکی ہے مرے تڑپانے کو
یا بزم طرب کے خواب نہ تو دکھلا اپنے دیوانے کو
یا جام کو حرکت دے لیلیٰ اور چکر دے پیمانے کو
پھر عقل کا دامن چھٹتا ہے پھر وحشت جوش میں آتی ہے
جب کہتے ہیں وہ دنیا سے چھیڑو نہ مرے دیوانے کو
کچھ لوگ وہ ہیں جو ڈھونڈتے ہیں آرام کو ٹھنڈے سایوں میں
پر ملتی ہے تسکین دل جلنے میں ترے پروانے کو
یہ میری حیات کی الجھن تو ہر روز ہی بڑھتی جاتی ہے
وہ نازک ہاتھ ہی چاہیئے ہیں اس گتھی کے سلجھانے کو
عرفان کے رازوں سے جاہل تسلیم کی راہوں سے غافل
جو آپ بھٹکتے پھرتے ہیں آئے ہیں مرے سمجھانے کو

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ وفا ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۹½ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ پیچش اور ضعف ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں:

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ضعف۔ سردرد اور آشوب چشم کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں:

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت تا حال علیل ہے۔ اور حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو نسبتاً آرام ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں:

گذشتہ شب اور آج صبح کو اچھی بارش ہوئی:

یوم التبلیغ کے متعلق ہر احمدی کا فرض

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے مسلمانوں میں یوم التبلیغ ۱۴ ماہ وفا ۱۳۱۹ ہش مطابق ۱۴ جولائی بروز اتوار منایا جائے گا۔ احباب اہتمام کے ساتھ اس فریضہ کی ادائیگی کی کوشش کریں۔ سوائے کسی خاص مجبوری کے کوئی احمدی اس دن تبلیغ احمدیت میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے:

جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے دورہ کے پروگرام میں تبدیلی

۱۱ اگست لاہور سے ننکانہ صاحب
۱۲ " ننکانہ صاحب سے چک ۵۶۵
۱۳ " چک ۵۶۵ سے چک ۲۳۹ و چک ۶۳ وغیرہ

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا: (۱) رضیہ بیگم صاحبہ بنت جناب ملک عزیز احمد صاحب بعارضہ ٹائیفائڈ ایک عرصہ سے بیمار اور بہت کمزور ہو چکی ہیں (۲) جاوید احمد ابن محمد اقبال صاحب شاہدرہ بعارضہ بخار بیمار ہے۔ (۳) غلام رسول صاحب کنال ڈیرہ (سندھ) کے والد اور دو بھائی ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں جس کی اپیل دائر ہے (۴) سید زمان شاہ صاحب گجرات بعارضہ انگوٹھا بیمار ہیں۔ (۵) چوہدری غلام حسن صاحب چقپ پوش قادیان بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ (۶) جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ قادیان کا بھانجہ نذیر احمد بیس روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے (۷) پیر محمد شاہ صاحب ولد پیر سید شاہ صاحب سکنہ مرتضیٰ بعارضہ تپ دق بیمار ہے (۸) لال الدین صاحب ٹیلر قادیان کے بہنوئی محمد عبد اللہ صاحب بعارضہ سل بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

دعائے مغفرت: مرزا شرف علی خانصاحب پنشنر ہیڈ کلرک محکمہ اگریکلچر بعمر ستاون سال مورخہ ۱۳ جون کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پاگئے اناللہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار شمس الدین از پشاور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیرہ سو سال میں ایک ہی اُمتی نبی

نبی کا خطاب

غیر مبائعین کہا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف نبی کا نام اور خطاب پایا ہے۔ منصب نہیں پایا۔ ان کے نزدیک نام اور منصب پانے میں فرق ہے حالانکہ نام اور خطاب پانا منصب کی نفی پر دال نہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

۱۔ اگر میں کوئی علیحدہ شخص نبوت کا دعوےٰ کرنے والا ہوتا تو خدا تعالےٰ میرا نام محمد اور احمد اور مصطفےٰ اور مجتبےٰ نہ رکھتا۔ اور نہ خاتم الانبیاء کی طرح خاتم الاولیاء کا مجھ کو خطاب دیا جاتا۔"

(نزول المسیح صـ۳ حاشیہ)

پھر فرماتے ہیں:۔

۲۔ "جب خدا نے مجھے مسیح موعود اور مہدی معہود کا خطاب دیا۔"

(چشمہ معرفت ٹائیٹل پیج)

پھر فرماتے ہیں:۔

۳۔ "موسےٰ کے بعد نبی کہلانے والے بار بار آئے۔ اور صدہا آئے تو اس سے موسےٰ کی کسرِ شان نہ ہوئی۔ کہ جو خطاب ان کا تھا۔ وہی اوروں کو کثرت سے ملا۔" (بدر ۱۷ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خاتم الاولیاء، اور مسیح موعود اور مہدی معہود کا بھی خطاب ملا۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام اور ان کے بعد آنے والے نبیوں کو بھی نبی کا خطاب ہی ملا تھا۔ اب اگر نبوت کا خطاب منصب نبوت کی نفی پر دال ہو سکتا ہے۔ تو غیر مبائعین کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوئی مسیحیت اور دعوئی مہدویت۔ اور دعوئی ختم ولایت سے بھی انکار کرنا پڑے گا۔ بلکہ انبیائے بنی اسرائیل کی نبوت سے بھی انکار کرنا ہوگا۔

خطاب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اصولی فیصلہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اپنی تازہ کتاب مجدد اعظم کے صـ۶۴۸ پر یوں کیا ہے:۔

حضرت مرزا صاحب نے ۲۲ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو ایک اشتہار "ایک الہامی پیشگوئی کا اشتہار" کے عنوان سے شائع فرمایا۔ جس میں اعلان کیا۔ کہ ۱۴ ستمبر ۱۸۹۹ء کو آپ کو یہ الہام ہوا۔ "ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ لک خطاب العزۃ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا۔" اس الہام کی تشریح میں آپ نے تحریر فرمایا۔ کہ خدا کا کسی کو خطاب دینا بے معنی نہیں ہوا کرتا۔ جیسا کہ دنیا کی حکومتیں کسی کو خان بہادر کا خطاب دیتی ہیں۔ خواہ وہ کیسا ہی بزدل کیوں نہ ہو۔"

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو نبی۔ مسیح۔ مہدی۔ اور خاتم الاولیاء کے خطابات ملے۔ یہ بے حقیقت نہیں۔ بلکہ حضور کو نبوت مسیحیت اور مہدویت اور ختم ولایت کا منصب ملنے پر دال ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے یہ خطابات حکومتوں کے خطاب کی طرح نہیں۔ یعنی جس طرح حکومتیں بزدل کو بھی خان صاحب کا خطاب دے دیتی ہیں۔ اسی طرح خدا غیر مسیح اور غیر مہدی۔ اور غیر خاتم الاولیاء اور غیر نبی کو ایسے خطابات نہیں دیا کرتا۔

نبی کا نام پانا

اسی طرح جو مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبی کا خطاب ملنے سے ہے وہی مراد نبی کا نام پانے سے ہے۔ نبی کا نام پانا بھی مرتبہ یا منصب نبوت کی نفی پر دال نہیں۔ چنانچہ حضور حقیقۃ الوحی حاشیہ صـ۱۵۰ پر فرماتے ہیں:۔

"میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا۔ ایسا ہی میرا نام امتی رکھا گیا۔ تا معلوم ہو۔ کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے۔"

اب اگر غیر مبائعین نبی کا نام پانے کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کی نفی پر دال قرار دیں۔ تو اسی جگہ ساتھ لکھا ہے۔ ایسا ہی میرا نام امتی رکھا گیا۔ کیا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا امتی بھی نہیں مانیں گے۔

نبی کا منصب پانا

ماسوا اس کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف لفظوں میں منصب نبوت ملنے کا اقرار فرمایا ہے چنانچہ حضور علیہ السلام حقیقۃ الوحی صـ۹۵ و ۹۶ پر اپنا ایک الہام یوں درج فرماتے ہیں:۔

"وقالوا ان ھٰذا الا اختلاق الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیٍٔ قدیر۔ یلقی الروح من امرہٖ علیٰ من یشاء من عبادہٖ کل برکۃٍ من محمد صلے اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم وتعلّم۔ خدا کی فیلنگ اور خدا کی مُہر نے کتنا بڑا کام کیا۔"

اس کا ترجمہ خود حضور علیہ السلام نے یہ تحریر فرمایا ہے:۔

"اور کہیں گے۔ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ اے معترض کیا تو نہیں جانتا۔ کہ خدا ہر ایک بات پر قادر ہے۔ جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے۔ اپنی رُوح ڈالتا ہے۔ یعنی منصب نبوت اس کو بخشتا ہے۔ اور یہ تو تمام برکت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہے۔ پس بہت برکتوں والا ہے جس نے اس بندہ کو تعلیم دی۔ اور بہت برکتوں والا ہے جس نے تعلیم پائی۔ خدا نے وقت کی ضرورت محسوس کی۔ اور اس کے محسوس کرنے اور نبوت کی مُہر نے جس میں بشدت قوت کا فیضان ہے۔ بڑا کام کیا یعنی تیرے مبعوث ہونے کے دو باعث ہیں (۱) خدا کا ضرورت محسوس کرنا۔ (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا فیضان۔"

یہ تحریر نہایت صفائی سے اس امر پر دال ہے۔ کہ مخالفین آپ کے دعوئی کو جھٹلاتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ ان کا ذکر کرکے فرماتا ہے۔ کہ کیا تم اللہ کو اب قادر نہیں سمجھتے۔ کہ کسی ایسے مدعی کو مبعوث کرے۔ خدا تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اس کی قدرت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے۔ "الروح" نازل کرتا ہے۔ یعنی اسے منصب نبوت بخشتا ہے۔ یعنی اس کا کسی کو اس زمانہ میں منصب نبوت بخشنا اس کی قدرت کے منافی نہیں بلکہ قدرت کا ثبوت ہے۔ اور یہ شخص جس کو منصب نبوت بخشا گیا ہے کون ہے؟ اس کی تعیین الہام کا اگلا حصہ فرماتا ہے:۔

"کہ یہ تو تمام برکت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہے"

پس بہت برکتوں والا ہے جس نے اس بندہ کو (یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کو) تعلیم دی۔ اور بہت برکتوں والا ہے جس نے یہ تعلیم پائی" (یعنی مسیح موعود)

پس اس حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف اعلان فرما دیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل آپ پر "الروح" نازل ہوا ہے۔ یعنی آپ کو منصب نبوت عطا کیا گیا ہے۔ کیونکہ منصب نبوت کے ذکر کے ساتھ حضور فرماتے ہیں۔ یہ تو تمام برکت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ یعنی منصب نبوت ملنے کی برکت۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی خود یہ تشریح فرما دی ہے۔ کہ آپ کی مہر کے شدید قوت فیضان کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ منصب نبوت ملا ہے:۔

پس یہ الہامی فیصلہ ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام نے محض نبی نام اور خطاب ہی نہیں پایا۔ بلکہ نام اور خطاب پانے کا مقصد ہی یہ ہے۔ کہ آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیضان سے منصب نبوت عطا کیا گیا ہے۔ (باقی) خاکسار قاضی محمد نذیر لائلپوری

وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا

ستارے

(۴)

گذشتہ نمبر میں مجامع النجوم کے متعلق جو نقشے دیئے جا چکے ہیں۔ اب ان کے مشہور ستاروں کے متعلق کچھ لکھا جاتا ہے۔ پہلے میں قطب تارے والے نقشہ کو لیتا ہوں۔ ستاروں کے متعلق یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ گو ستارے ہم کو ساکن نظر آتے ہیں۔ اور اس لئے ان کو ثوابت بھی کہتے ہیں۔ مگر در اصل یہ تمام حرکت کر رہے ہیں۔ چونکہ فاصلہ اس قدر زیادہ ہے۔ کہ ہزاروں سال کے بعد بھی ان کی ترتیب میں چنداں فرق نظر نہیں آتا اور اگر ہو بھی تو بہت ہی قلیل۔ اس لئے وہ ساکن معلوم ہوتے ہیں۔

دب اکبر:۔ اس کا کچھ ذکر پہلے آچکا ہے۔ اسے پنجابی میں پلنگ پیڑھا کہتے اور عربی میں بنات النعش۔ اس کے ستارہ ہائے ا۔ ب۔ ج۔ د جنازہ ہے اور ہ۔ و۔ ز تین لڑکیاں جنازے کے پیچھے روتی جا رہی ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک لاکھ سال کے بعد ستارہ ہائے ا۔ ب اور ج خط مستقیم پر ہوں گے۔ ستارہ و کو العناق کہتے ہیں۔ غور سے دیکھا جائے تو العناق کے پاس ہی ایک چھوٹا سا ستارہ نظر آئے گا۔ جس کا نام سہا ہے پس العناق مثنیٰ یا ڈبل ستارہ ہے۔ دوربین سے دیکھا جائے تو العناق پھر آگے مثنیٰ ہے۔ اور اس کے دونوں تارے پھر آگے مثنیٰ ہیں۔ اسی طرح سہا بھی مثنیٰ ہے۔ پس بادی النظر میں العناق ایک ہے مگر جیسا کہ بتایا جا چکا ہے چھ ستاروں کا مجموعہ ہے۔

العناق زمین سے بہت دور ہے۔ اور اس کی روشنی ہم تک اٹھانوے سال میں پہونچتی ہے۔ اور روشنی کی رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ ہے۔ اور سورج کی روشنی ہم تک صرف آٹھ منٹ میں پہونچ جاتی ہے اسی حساب سے العناق کے بعد کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ یہ ستارہ ہمارے سورج کی طرف آٹھ میل فی ثانیہ کی رفتار سے آرہا ہے۔ مگر فاصلہ اس قدر زیادہ ہے کہ ہزارہا سالوں کے بعد بھی یہ آتنا ہی روشن نظر آئے گا۔

دب اصغر (Little bear): اس کا ستارہ ا ریچھ کی دم کا آخری سرا ہے۔ اور یہی قطب تارا ہے۔ یہ قدر دوم کا تارا ہے۔ ستارہ ب اور ج کو قطبین یا فرقدین بھی کہتے ہیں۔

قطب تارا:۔ تمام تارے بوجہ گردش زمین اس ستارے کے گرد گردش کرتے نظر آتے ہیں۔ یہ ستارہ قطب شمالی کے قریب واقع ہے۔ قطب در اصل ایک مرکز کے گرد چکر لگا رہا ہے۔ زمین لٹو کی طرح اپنے محور کے گرد گھومتی رہتی ہے اور اس کی شکل اس طرح پر ہے۔

اس لٹو کی شکل سے معلوم ہو جائیگا۔ کہ زمین کس طرح اپنے محور کے گرد دائرہ کی شکل میں گھوم رہی ہے۔ جب لٹو کو زمین پر زور سے پھرایا جائے۔ تو تیزی میں وہ ترچھا گھومتا ہے۔ جسے لڑکے ایک انگلی سے سیدھا کر دیتے ہیں۔ زمین بھی اسی طرح پھر رہی ہے۔ اور اس وجہ سے اس کا قطب ایک مرکز کے گرد چکر لگا رہا ہے۔ اور اس چکر کا وقت ۲۶ ہزار سال ہے۔ یعنی جو ستارہ آج قطب تارا ہے آج سے ۲۶۰۰۰ سال بعد یہی ستارہ پھر قطب تارا ہوگا۔ اور اس دوران میں مختلف ستارے قطب تارے بنتے رہیں گے۔ جن کا ذکر آگے اپنے مقام پر آئے گا۔

دجاجہ:۔ اسے انگریزی میں Swan کہتے ہیں اور صلیب شمالی بھی۔ کیونکہ اس کی شکل صلیب جیسی ہے۔ یہ ایک اڑتی ہوئی بطخ دکھائی دیتی ہے۔ اس کا ستارہ ا اس کی چونچ ہے ب د ج اس کے پھیلے ہوئے پر۔ اور ستارہ ‍ہ جسے ذنب الدجاجہ کہتے ہیں اس کی دم ہے۔ ذنب الدجاجہ قدر اول کا ستارہ ہے۔ اور اس کی روشنی ہمارے سورج سے ایک ہزار گنا زیادہ ہے۔

شلیاق:۔ اسے انگریزی میں Lyre کہتے ہیں۔ اس کا ستارہ ا قدر اول کا ستارہ ہے۔ اور اسے نسر واقع کہتے ہیں۔ انگریزی میں اسے بگاڑ کر Vega کہتے ہیں۔ اس کا رنگ نیلگوں سفید ہے اور ہمارے آفتاب سے تقریباً ایک سو گنا زیادہ روشن ہے۔

عقاب:۔ (Eagle) اس کا ستارہ ا قدر اول کا ہے۔ اور اسے نسر طائر کہتے ہیں۔ جس کو انگریزی میں بگاڑ کر Altair کہتے ہیں۔ عقاب برج دلو کی طرف اڑتا جا رہا ہے۔ ستارہ ب چونچ ہے۔ اور ج تک بایاں بازو پھیلا ہوا ہے د دم ہے اور دایاں بازو بائیں بازو کے مقابلہ میں مدھم ستاروں سے بنا ہے۔

دلفین:۔ (Dolphin) عقاب کے مشرق میں چھوٹا سا مجمع النجوم ہے۔ جس کی شکل پتنگ کی سی ہے۔

الفکہ یا تاج شمالی (Northern Crown) سات چھوٹے چھوٹے ستاروں سے بنا ہے۔ اور بآسانی پہچانا جا سکتا ہے

الجاثی علیٰ رکبتیہ (Hercules) شلیاق اور الفکہ کے درمیان ایک مجمع النجوم ہے۔ گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے ایک آدمی کی شکل ہے۔ ستارہ ا اس کا سر ہے اور راس الجاثی کہلاتا ہے۔

حوا (Serpent bearer) الجاثی علیٰ رکبتیہ کے نیچے واقع ہے۔ یہ ایک آدمی کی شکل ہے۔ جس کا سر ستارہ ا ہے۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے حیۃ الحوا (Serpent) سانپ کو پکڑا ہوا ہے (سانپ کا سر الفکہ کے نیچے ہے) اور پاؤں سے عقرب کو کچل رہا ہے

عوا (Herdsman) چرواہے کی شکل ہے۔ اس میں مشہور ستارہ سماک رامح ہے جسے انگریزی میں (Arcturus) کہتے ہیں۔ قدر اول کا ستارہ ہے۔ اور شمالی کرہ میں سب سے روشن ستارہ ہے اس کا رنگ شوخ نارنجی ہے۔ جسامت میں یہ ہمارے آفتاب سے ایک ہزار گنا سے بھی زیادہ ہے۔ عوا کا ستارہ ا اس کا سر ہے۔ ستارہ ب بایاں کندھا ہے ج چابک ہے۔ اور د اور ہ کمر کی پیٹی ہیں۔

برج میزان:۔ ساتواں برج ہے۔ اس کی شکل ترازو کی طرح ہے۔ ا اور ب ڈنڈی ہیں جن کے نیچے دو پلڑے لٹکے ہوئے ہیں۔

عقرب۔ آٹھواں برج ہے۔ بچھو کی سی شکل ہے۔ اس کا ستارہ قلب العقرب (Antares) شوخ سرخ رنگ ہے اور ہمارے مریخ سیارہ سے رنگ میں ملتا ہے۔ ستارہ مریخ جب عقرب میں سے گزرتا ہے تو قلب العقرب کے پاس سے گزرتا ہے۔ اور دونوں بالکل ایک دوسرے کے مشابہ نظر آتے ہیں۔

اکلیل جنوبی:۔ برج رامی کے نیچے تاج کی شکل میں ہے۔ مگر ستارے زیادہ روشن نہیں ہیں۔

برج رامی۔ اسے برج قوس بھی کہتے ہیں۔ نواں برج ہے۔ اس کے ستارے روشن ہیں اور تیر کی سی شکل بناتے ہیں۔

جدی۔ دسواں برج ہے۔ ستارے خاص روشن نہیں ہیں۔ ستارہ ا بکری کا سر ہے اور راس الجدی کہلاتا ہے۔ اور ستارہ ب ذنب الجدی۔

برج دلو۔ گیارھواں برج ہے۔ کوئی ستارہ قدر سوم سے زیادہ روشن نہیں ہے

فم الحوت۔ قدر اول کا ستارہ ہے۔ مجمع النجوم حوت جنوبی میں واقع ہے۔ مگر اس مجمع النجوم کے ستارے روشن نہیں ہیں۔ اس لئے صرف فم الحوت نقشہ میں دکھایا گیا ہے۔

باقی مجامع النجوم کا حال آئندہ نقشہ جات کے ہمراہ دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

خاکسار سید ظہور احمد شاہ ڈپٹی سرکاری اسسٹنٹ سرجن بلیکے تا رو ڈاکخانہ پاک پٹن

جناب شری پرکاش صاحب ایم ایل اے کا عنایت نامہ

جناب پروفیسر عبداللہ بن سلام سابق پنڈت رودر دیو صاحب شاستری کے متعلق

جناب سری پرکاش صاحب بی۔اے ایل۔ایل۔بی کنٹب بیرسٹرایٹ لا ایم۔ایل اے (سنٹرل)، سابق جنرل سیکرٹری آل انڈیا نیشنل کانگرس اور سابق پریذیڈنٹ پراونشل کانگرس کمیٹی یونائیٹڈ پراونس لیجسلیٹو۔ جو ہندوستان کے ایک بہت مشہور لیڈر ہیں۔ اور ملک کی خدمت میں بہت حصہ لے چکے ہیں۔ حال ہی میں ان کا ایک خط حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کی خدمت میں جناب پروفیسر عبداللہ بن سلام صاحب کی نسبت موصول ہوا۔ جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

پروفیسر صاحب موصوف کاشی ودیا پیٹھ بنارس میں سنسکرت لٹریچر انڈین کلچر اور انڈین فلاسفی کے ہیڈ پروفیسر اور وہاں کے سہ ماہی ہندی میگزین "ودیا پیٹھ" کے ایڈیٹر تھے۔ نیز ودیا پیٹھ کی شکشا و پریشد یعنی ایجوکیشنل کمیٹی کے ممبر تھے علاوہ ازیں آپ اس کی "ٹرسٹکسبھا" یعنی سب سے بڑی منتظمہ کمیٹی کے ممبر بھی تھے۔ جس کے پندرہ سولہ دیگر ممبروں میں سے (۱) گاندھی جی (۲) ڈاکٹر راجندر پرشاد (۳) پنڈت جواہر لال نہرو (۴) ڈاکٹر بھگوان داس ایم۔اے۔ڈی لٹ چیرمین سنسکرت ایجوکیشنل کمیٹی یو، پی۔ (۵) پنڈت گووند بلبھ پنت سابق وزیر اعظم یو، پی (۶) آچاریہ نریندر دیو سابق پریذیڈنٹ آل انڈیا سوشلسٹ کانگرس۔ پریذیڈنٹ یونیورسٹی ایجوکیشنل کمیٹی یونائیٹڈ پراونسز (۷) پرشوتم داس ٹنڈن سابق سپیکر یونائیٹڈ پراونسز لیجسلیٹو اسمبلی (۸) بابو شوپرشاد صاحب گپت سابق خزانچی آل انڈیا نیشنل کانگرس کمیٹی (۹) مسٹر رفیع احمد صاحب قدوائی منسٹر یونائیٹڈ پراونسز گورنمنٹ اور آنریری جنرل سیکرٹری شری پرکاش بی۔اے ایل۔ایل۔بی کنٹاب بارایٹ لا ایم۔ایل اے سنٹرل سابق جنرل سیکرٹری آل انڈیا نیشنل کانگرس کمیٹی۔ اور سابق پریذیڈنٹ صوبہ کانگرس کمیٹی یو۔پی (۱۰) شری سمپورنانند ایجوکیشنل منسٹر یو۔پی قابل ذکر ہیں۔ ۱۹۳۶ء میں جب بنارس میں بھارت ماتا مندر کے افتتاح کے موقعہ پر مذہبی رسوم وغیرہ ادا کرنے کے لئے گاندھی جی مہمان مقرر ہوئے تھے۔ تو ان کو مذہبی احکامات کی تعلیم دینے کے لئے بطور ورت آچاریہ (Religious Instructor) آپ کو منتخب کیا گیا تھا گاندھی جی کے لئے اس تقریب پر حلف وفاداری کی عبارت بھی آپ ہی نے تیار کی تھی جو "ودیا پیٹھ پترکا" میں سنسکرت میں شائع ہو چکی ہے۔ مذکورہ مندر کے افتتاح کے بعد آل انڈیا نیشنل کانگرس کمیٹی کے پارلیمنٹری بورڈ نے ۱۹۳۵ء کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے مطابق اسمبلیوں کے لئے اپنے امیدواروں کے انتخاب کا کام بھی یہیں کیا تھا۔ اور اس سے پہلے آپ نے گاندھی جی کو مادر وطن کی بہبود کے لئے مذہبی طریق پر ہون کنڈ کے سامنے کامیابی کی دعا دی تھی۔

ڈیئر ڈاکٹر صاحب۔ اس تکلیف دہی کو براہ مہربانی معاف فرمائیں۔ جو اس خط کے ذریعہ میں جناب کو دے رہا ہوں۔ کچھ عرصہ ہوا۔ میں نے آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی خدمت میں شملہ سے ایک خط لکھا تھا۔ جس میں دیگر امور کے علاوہ اپنے دوست پنڈت رودر دیو شاستری (جو اب عبداللہ بن سلام کے نام سے موسوم ہیں) کی خیرو عافیت دریافت کی تھی۔ پنڈت صاحب میرے گہرے دوستوں میں سے ہیں۔ ہم دونوں کاشی ودیا پیٹھ (دارالعلوم بنارس) میں کئی سال تک اکٹھے رہے ہیں۔ پنڈت صاحب بہت سرگرم اخلاص رکھنے والے آدمی ہیں۔ اور سنسکرت کے علامہ متبحر ہونے کے ساتھ ہی بہت سے دیگر علوم میں بھی کافی وسیع دسترس رکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ قادیان کا پیش کردہ اسلام ان کے لئے بہت بڑی کشش کا موجب ہوا۔ چنانچہ آخری بار بنارس میں ان سے جو ملاقات ہوئی۔ اس وقت وہ قبول احمدیت کی غرض سے قادیان جا رہے تھے۔ اس کے بعد مجھے ان کے متعلق کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ اور باوجود اس امر کے کہ میں نے ان کی خیرو عافیت جاننے کی بڑی کوشش کی۔ مجھے کوئی اطلاع نہ مل سکی۔ آخر مجھے ایک اخبار کے ذریعہ بالواسطہ ان کے متعلق کچھ علم ہوا۔ اب مجھے سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی طرف سے یہ معلوم ہونے پہ خوشی ہوئی ہے۔ کہ گذشتہ اپریل میں سر محمد ظفر اللہ خانصاحب انہیں ملے تھے۔ اور انہیں خوش و خرم پایا تھا۔

سر محمد ظفر اللہ خانصاحب سے ہی مجھے یہ معلوم ہوا۔ کہ میں آپ (ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب) کی معرفت پنڈت صاحب سے خط و کتابت کر سکتا ہوں۔ چنانچہ میں اسی وجہ سے آپ کی خدمت میں یہ خط لکھ رہا ہوں۔ میں بہت ممنون ہوں گا۔ اگر آپ پنڈت صاحب کو میرا سلام پہونچا دیں۔ میں نے پنڈت صاحب کو خود بھی ایک خط لکھا تھا مگر ان کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ اور اسی وجہ سے میں نے سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی خدمت میں خط تحریر کیا۔ سر محمد ظفر اللہ خانصاحب فرماتے ہیں۔ کہ انہوں نے بھی پنڈت صاحب کو خط لکھا ہے۔ مگر کوئی جواب نہیں ملا۔ جس سے ان کا قیاس ہے۔ کہ پنڈت صاحب خط و کتابت کے زیادہ عادی نہیں ہیں۔ لیکن میرا ان کے متعلق یہ خیال ہے۔ کہ وہ بہت مستعد اور باقاعدہ آدمی ہیں اور خطوط کا جواب توجہ سے دیتے ہیں۔

مجھے ان کے کنبہ کے متعلق خاص فکر ہے۔ میں نے اپنے دوستوں کے ذریعہ پنڈت صاحب کے خاندان کے متعلق قنوج میں دریافت کرایا تھا۔ قنوج پنڈت صاحب کا خاندانی شہر ہے۔ لیکن کچھ علم نہ ہو سکا۔ تاہم سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے بتایا ہے۔ کہ ان کا خیال ہے۔ کہ ان کا کنبہ قادیان ان کے ہمراہ ہے۔ اگر یہ درست ہے۔ تو پھر مجھے خوشی ہوئی۔ کہ وہ سب خوش و خرم ہیں۔ لیکن اگر ان کا کنبہ ان کے ہمراہ نہیں ہے۔ تو مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر میں ان کی کوئی خدمت کر سکوں پنڈت جی بڑے فیاض طبع انسان ہیں۔ اور اپنے کنبہ سے انہیں بڑی محبت تھی۔ میرا خیال تھا۔ کہ ان کے کنبہ نے اپنی راسخ العقیدگی کے باعث ان کے ساتھ اسلام قبول نہیں کیا۔ اور ممکن ہے۔ کہ وہ اپنے گھر میں ہی رہتے ہوں۔ کہ ان کا کوئی نگران نہ ہو۔ مجھے یقین ہے۔ کہ پنڈت جی اور جماعت احمدیہ قادیان نے ایسا انتظام کیا ہوگا۔ کہ ایسے حالات میں ان کے کنبہ کی خاطر خواہ دیکھ بھال ہو سکے۔ اس کے متعلق ضروری تفصیل میرے لئے باعث مسرت ہوگی۔ مجھے اس میں ذرا شک نہیں۔ کہ پنڈت جی آپ کے لئے بہت مفید ثابت ہوں گے۔ اور ایک عالیہ دماغ انسان ہونے کی حیثیت سے وہ آپ کے کام میں دل و جان سے شریک ہوتے ہونگے۔ اور اپنے لئے اور جماعت کے لئے اعزاز و فخر کا موجب بنیں گے۔ امید ہے آپ میرے اس تصدیعہ کو معاف فرمائیں گے۔ میں ہوں آپکا مخلص

جماعت احمدیہ کے قابل فخر مخلصین

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایسی مخلص جماعت عطا فرمائی ہے۔ جو حضور کے ارشاد پر لبیک کہنے میں سعادت سمجھتی ہے۔ تحریک جدید نے ایسے مخلصین کی نہایت اعلیٰ اور شاندار مثالیں پیش کی ہیں۔ چنانچہ ایک دوست نے ملازمت سے ریٹائر ہوتے ہی باوجودیکہ وہ بوڑھے اور کمزور تھے۔ اور کوئی تجارت وغیرہ کا کام نہیں کر سکتے تھے۔ اور ان کا گذارہ پراویڈنٹ فنڈ پر ہی تھا۔ اس کے ملتے ہی تحریک جدید کے دوسرے سات سالہ دور کا اکٹھا چندہ بھجوا دیا۔ جس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا۔ "یہ کیسا اعلیٰ درجے کا اخلاص اور کس قدر خوش کن نمونہ ہے۔ جماعت کے لوگ ایسے دوستوں پر جس قدر بھی فخر کریں کم ہے"۔

تحریک جدید میں مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی عظیم الشان قربانی کا نمونہ پیش کیا ہے۔ چنانچہ بھابی زینب صاحبہ قادیان نے مبلغ ۳۴۰/۰ اپنی طرف سے اور اپنے مرحوم خاوند کی طرف سے داخل کئے جو سال ششم سے دہم تک کا پیشگی چندہ ہے۔

جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب لکھنؤ نے ریٹائر ہوتے ہی ۲۳ جنوری ۱۹۴۰ء کو ایک سو چھ روپیہ سے اوپر کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا۔ جو سال ہفتم سے دہم تک کی رقوم کا تھا جو سال ششم کی ادا کردہ رقم ایک سو باون روپیہ آٹھ آنہ سے اضافہ کے ساتھ تھیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف بفضل خدا چھ سال تک اپنا چندہ ہمیشہ وعدوں کا خطبہ پہنچنے پر نقد ادا فرماتے رہے ہیں۔ اور اب انہوں نے ریٹائر ہونے پر آئندہ چار سال کا چندہ یکمشت دے دیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

جو احباب پنشن پر جاتے ہیں۔ یا پراویڈنٹ فنڈ لے کر ریٹائر ہوتے ہیں۔ یا وہ جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہو۔ اور ان کے پاس روپیہ ہو۔ انہیں چاہئے۔ کہ دس سال تک کا چندہ ادا کر دیں۔ اس لئے کہ تحریک جدید کے چندے سے اشاعت اسلام کے لئے ایک مستقل ریزرو فنڈ قائم کیا جا رہا ہے۔

وہ دوست جنہوں نے سال ششم کا چندہ ابھی تک ادا نہیں کیا۔ وہ یاد رکھیں اور کوشش کریں۔ کہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ۱۰ اگست تک وہ اپنے وعدوں کو اول تو سو فیصدی پورا کر دیں۔ تا ۱۰ اگست والی دعا کی فہرست میں ان کا نام آ جائے۔ اور اگر سو فیصدی پورا نہ ہو سکے۔ تو کم سے کم وعدے کا اکثر حصہ ادا ہو جائے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

ہر قسم کا انگریزی اور دیسی صابن بنانا سیکھنے کیلئے مکمل عملی صابون سازی (باتصویر) طبع دوم

"دفتر گنجینہ روزگار گوجرانوالہ پنجاب" سے منگوا لیجئے۔ اس کتاب کی طبع اول کے متعلق پنجاب دہلی۔ راجپوتانہ۔ یو۔پی اور سندھ کے اخبارات نے نہایت شاندار الفاظ میں ریویو کئے ہیں۔ اور موجودہ اقتصادی بدحالی کو رفع کرنے کے لئے عوام کو۔ بے روزگاروں کو۔ اور تھوڑی آمدنی والوں کو اس بے مثل کتاب کی خرید کا مشورہ دیا ہے۔ کارخانہ صابون سازی کو اعلیٰ پیمانہ پر چلانے کے لئے حکومت سے امداد لینے کا مفصل طریقہ بھی بتایا گیا ہے۔ اور صابن کی متعلقہ اشیا تھوک فروخت کرنے والوں اور صابن ٹھپے اور ڈبے بنانے والوں کے پتے بھی دیئے گئے ہیں۔ ضخامت ۱۳۶ صفحات قیمت ۱۲ محصولڈاک سات آنہ

یوم تبلیغ سے متعلق بعض ہدایات

جماعت احمدیہ کے لئے تبلیغ و اشاعت اسلام بطور جہاد فرض کیا گیا ہے۔ اور اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد اکبر فرمایا ہے۔ پس ہر احمدی کو اسلام کے لئے پورے درد اور تڑپ کے ساتھ اس جہاد میں معروف رہنا چاہئے۔ اس سلسلہ میں یوم تبلیغ مقرر کرنے کی غرض یہ ہے کہ اس دن اس فریضہ کو خاص جوش اور اخلاص سے متحدہ طور پر ادا کیا جائے۔ تاکہ اثر بھی زیادہ ہو۔ اور تبلیغ کے لئے نئی راہیں اور نئے مواقع معلوم ہو سکیں۔

۱۴۔ وفا ۱۳۱۹ھش مطابق ۱۴ جولائی ۱۹۴۰ء کو جو یوم تبلیغ منایا جائے گا۔ عام مسلمانوں میں تبلیغ کے لئے ہے۔ آج کل جب کہ خدا تعالیٰ کا غضب جوش پر ہے۔ اور انسانی خون نہایت ارزانی سے بہایا جا رہا ہے۔ جنگ کی آگ ایک ملک کے بعد دوسرے ملک کو بھسم کر رہی ہے۔ سخت سے سخت دل بھی خدا تعالیٰ کے خوف سے نرم ہو رہے ہیں۔ پس ضروری ہے۔ کہ اپنے بھائیوں کو نہایت ہمدردی اور محبت سے اس کے شہزادہ امن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا جائے۔ اور اس کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے۔ نیز یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اس موقعہ پر زیادہ سے زیادہ احمدیہ لٹریچر تقسیم ہو خصوصاً وہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری پیشگوئیوں اور آپ کے دعاوی کے متعلق ہے۔ اس موقعہ کے لئے جو لٹریچر چھپوایا گیا ہے۔ اس کی فہرست ۲۶ و ۲۷ احسان/جون و ۸ وفا/جولائی کے "الفضل" میں شائع ہو چکی ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ منگوا کر تقسیم کریں۔ تقسیم اشتہارات کے متعلق ذیل میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی فرمودہ ہدایات لکھی جاتی ہیں۔ تاکہ ان کے مطابق پورے طور پر عمل کیا جائے۔

(۱) "اشتہار یونہی بے تحاشہ تقسیم نہ کئے جائیں۔ بلکہ اس طرح تقسیم کئے جائیں۔ کہ (الف) جس قدر اشتہار طلب کئے ہوں۔ ان میں سے ۲۰ فیصدی اگر ان کا مقام ریلوے اسٹیشن ہے۔ تو ضرور ریلوے کے مسافروں میں تقسیم کریں۔ تاکہ دور دراز کے علاقوں تک اشتہار پہنچ جائیں۔ (ب) پانچ فیصدی ضرور ہر وہ شخص جو اشتہار بانٹنے کو لے اپنے رشتہ داروں کو دے (ج) پانچ فیصدی اپنے دوستوں کو دے۔ (د) بقیہ اشتہار مناسب طور پر شہر میں تقسیم کر دے"

(۲) "پوسٹر عموماً مساجد کے دروازوں۔ مندروں۔ گوردواروں۔ سراؤں وغیرہ کے دروازوں پر۔ اور اگر لوگ وہاں اجازت نہ دیں۔ تو ان کے قریب کی جگہ پر اس طرح لگائے جائیں۔ کہ لوگ اچھی طرح پڑھ سکیں"

(۳) "جس قدر اشتہار کوئی جماعت طلب کرے۔ اس کی تعداد کے دس فیصدی کے برابر لوگوں کے ناموں اور پتوں سے دفتر میں اطلاع دیں۔ اور یہ وہ لوگ ہونے چاہئیں جو احمدیوں کے رشتہ دار یا دوست ہوں۔ اور جنہیں ہر اشتہار باقاعدہ پہنچا ہو۔ تاکہ اندازہ لگایا جا سکے۔ کہ جماعت نے اشتہار صحیح طور پر تقسیم کیا ہے۔ اور یہ بھی دیکھا جائے کہ متواتر اشتہار پڑھنے والوں پر اشتہاروں کا کیا اثر ہوا ہے"

(۴) "جماعتوں سے امید کی جاتی ہے۔ کہ اشتہارات کے اثر کے متعلق وقتاً فوقتاً اطلاع دیتے رہیں۔ اور بتائیں کہ ان اشتہارات کی تقسیم سے کس قسم کے خیالات لوگوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ تاکہ آئندہ اشتہارات میں ان خیالات کا بھی لحاظ رکھا جائے"

خاکسار مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

امریکن آئی لوشن آپ اپنی۔ اور اپنے بچوں کی دکھتی اور درد کرتی ہوئی آنکھوں میں ہمیشہ اسی لوشن کو استعمال کیا کریں۔ کیونکہ کارخانہ اس کو نہایت صفائی اور سائنٹیفک طریق سے طیار کرتا ہے۔ ایجنٹس برائے قادیان۔ شفاء میڈیکو متصل پوسٹ آفس و ارائیاں دی ہٹی احمدیہ چوک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے

سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۶۲۷ منکہ امۃ الکریم زوجہ صوفی خدابخش صاحب عبد قوم شیخ عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن زیرہ حال دہلی گیٹ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ماہ ہجرت ۱۳۱۹ھ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری ملکیت وقبضہ میں کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میری کل جائیداد منقولہ اس وقت بہ تفصیل ذیل ہے۔

بقایا حق مہر قابل وصول ۳۴۰/۰ علاوہ حق مہر بذمہ خاوند ۲۰/۰ کل ۳۶۰/۰ زیورات طلائی نکلس ۱ تولہ ۸ ماشہ چوڑیاں ۱ تولہ ۱۱ ماشہ کلپ ۶ ماشہ انگوٹھی ۳ ماشہ کانٹے ۸ ماشہ کل سونا ۵ تولے علاوہ ازیں میری کوئی ماہوار آمد نہیں ہے۔ میں اپنی کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ یعنی مبلغ ۳۶/۰ اور ۱/۲ تولہ سونا کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن ہذا ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی حصہ ادا کر دوں تو وہ کل حصہ سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبدہ:۔ امۃ الکریم بقلم خود گواہ شد خدابخش عبد خاوند موصیہ۔ گواہ شد ماسٹر رحیم بخش حال دہلی گیٹ لاہور۔

نمبر ۵۶۳۱ منکہ سردار بیگم زوجہ چوہدری ہدایت اللہ صاحب قوم جٹ چٹھہ عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۵ جنوبی ڈاکخانہ چک ۳۴ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۱۹ ہش ۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد مبلغ ۲۶۲۴/۰ روپیہ بہ تفصیل ذیل ہے۔ (۱) مبلغ دوہزار روپیہ مہر جو اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اور اب یہ رقم بصورت قرضہ میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ (۲) زیور قیمتی اندازاً ۰/۲۶۲ ر بہ تفصیل (۱) کنٹھہ طلائی وزنی ۴ تولہ قیمتی ۱۴۰/۰ (۲) بگتیاں طلائی وزنی ۴ تولہ قیمتی ۱۴۰/۰ (۳) نفیاں طلائی وزنی ۴ تولہ قیمتی ۱۴۰/۰ (۴) انگوٹھی طلائی دو عدد وزنی ایک تولہ قیمتی ۳۵/۰ (۵) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی ایک تولہ قیمتی ۳۵/۰ (۳) میرا ذاتی گھر کا سامان بصورت برتن وغیرہ اندازاً ۱۰۰/۰ روپیہ (۴) نقد روپیہ ۳۵/۰ میں اپنی اس مندرجہ بالا کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ بھی بوقت وفات کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کر دی ہے۔ کہ سند رہے۔ المرقوم ۱۹ ۵/۴۰۔ العبد سردار بیگم موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد چوہدری ہدایت اللہ خاوند موصیہ گواہ شد چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال

نمبر ۵۶۳۶ منکہ سیدہ بشریٰ بیگم بنت سید محمد اسحاق صاحب قوم سید عمر ۱۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۶/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں سوائے پانصد روپیہ کی جاگیر واقعہ صوبہ بہار میں حصہ کے جو میرے والد صاحب نے مجھے ہبہ کر دیا ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ کے حق میں وصیت کرتی ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات پر میری جس قدر جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہوئی اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔

الامۃ:۔ سیدہ بشریٰ بیگم موصیہ گواہ شد سید محمد اسحٰق والد موصیہ گواہ شد محمد اسمٰعیل بقلم خود۔

نمبر ۵۶۳۵ چوہدری منیر احمد بھٹی ولد چوہدری بشیر احمد صاحب بھٹی قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر بیس سال پیدائشی احمدی ساکن رُوئی رُو (نیروبی) بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۵/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمدنی پر ہے جو اس وقت ۱۲۵/۰ شلنگ (ایک سو پچیس شلنگ) ماہانہ ہے میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ تازیست اپنی آمد کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اور اگر میری آمد میں اضافہ ہو جائے۔ تو اس کا بھی دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ بفضل خدا

العبد چوہدری منیر احمد بقلم خود گواہ شد ڈاکٹر نذیر احمد نیروبی گواہ شد سید محمود اللہ شاہ۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

دو سو سٹیشن ماسٹر گروپ اور پچاس کمرشل گروپ طلبا کی اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ طلبا کو ۹/۴۰ ۱۸ سے والٹن ٹریننگ سکول میں ٹریننگ دی جائیگی۔ عمر ۹/۴۰ ۹ کو اٹھارہ اور اکیس کے درمیان ہونی چاہئے۔ تعلیمی اوصاف میٹریکولیشن اگر امینیشن سیکنڈ ڈویژن۔ جونیر کیمبرج یا اس کے مترادف کوئی امتحان ہونا چاہئے درخواستیں زیادہ سے زیادہ ۳ اگست ۱۹۴۰ء تک ڈویژنل دفاتر میں مجوزہ فارم پر پہنچ جانی چاہئیں۔ پوری تفصیلات حاصل کرنے کے لئے

جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

کو ایک لفافہ ارسال کریں۔ جس پر اپنا ایڈریس لکھا ہو۔ اور ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور اس کے بائیں بالائی کونے پر حسب ضرورت ذیل کے الفاظ لکھے جائیں۔

Vacancies for Station Master Group or Commercial Group Student

جنرل منیجر لاہور

خضاب دلپذیر

سفید بالوں کو پانچ منٹ میں قدرتی سیاہ کر دینے والا خشک سفوف ہے۔ قیمت فی شیشی چار آنے۔ بارہ شیشی اڑھائی روپیہ چھ شیشی سوا روپیہ (محصولڈاک نصف درجن دس آنے ایک درجن ۱۲ آنے بذمہ خریدار) مینیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر حیات

بڑھاپے اور جوانی کی اکثر کمزوریوں کو بہت جلد رفع کرتا ہے۔ اس کو استعمال کرنے سے جریان کا ذب اور کثرت احتلام کو ایک دو ہی خوراک سے صحت ہو جاتی ہے ۱۰ روز کی مکمل خوراک ۳/۸ مینیجر دواخانہ احمدیہ یونانی فارمیسی جالندھر کینٹ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

دہلی ۷ ؍جولائی کانگرس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ آج تیسرے پہر دہلی میں ختم ہوگیا۔ اور تھوڑی دیر بعد گاندھی جی وردھا روانہ ہوگئے کمیٹی کا آئندہ اجلاس ۲۵ جولائی کو پونہ میں ہوگا۔ آج جبکہ ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ہو رہا تھا۔ اچانک سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب وہاں پہونچ گئے۔ ان کو فوراً اس کمرہ میں پہنچا دیا گیا۔ جہاں جلسہ ہو رہا تھا۔ تھوڑی دیر کے لئے باقی اصحاب باہر آگئے۔ اور سر سکندر حیات خاں۔ گاندھی جی۔ اور مولینا ابو الکلام آزاد میں باتیں ہوتی رہیں۔ پھر گاندھی جی بھی باہر آگئے۔ اور سر سکندر حیات خاں مولانا ابو الکلام سے باتیں کرتے رہے۔ اس کے بعد انہوں نے مسٹر فضل حق وزیر اعظم بنگال سے بات چیت کی۔ سر سکندر حیات خاں آج دہلی سے لاہور روانہ ہو جائیں گے۔ مسٹر فضل الحق صاحب نے یونائیٹڈ پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ میں مسلم لیگ اور کانگرس میں سمجھوتہ کرانے کی پوری کوشش کر رہا ہوں۔

لنڈن ۷ ؍جولائی۔ لڑنے والے انگریزی جہازوں نے آج صبح انگلستان کے جنوبی کنارہ کے پاس ایک اور جرمنی کا بمبار جہاز نیچے گرا لیا۔ کل رات جرمنوں نے انگلستان کے شمال مشرقی کنارے پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر وہ کسی فوجی جگہ پر حملہ نہ کر سکے اور ان سب کو انگریزی جہازوں نے مار بھگایا۔

نیویارک ۔ ۷ ؍جولائی ۔ آج نیویارک ٹائمز نے آسٹریا کی سیاسی پوزیشن کے متعلق ایک لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا ہے۔ کہ امریکہ کو آسٹریا کی سیاسی پوزیشن کا بہت خیال ہے۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں امریکہ کو کوئی بڑا فیصلہ کرنا پڑے۔ یورپ میں چاہے کچھ ہو۔ آسٹریا اور نیوزی لینڈ کی جمہوریت کو برقرار رکھا جائے گا۔

دہلی ۷ ؍جولائی۔ نواب صاحب بہاولپور نے برطانیہ سے غیر ممالک کو جانے والے بچوں کے لئے ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔ نواب صاحب اس سے پہلے لڑائی کے ختم ہونے تک ہر سال ۲۵ ہزار روپیہ دینے کا اعلان کر چکے ہیں۔ ضلع شیخوپورہ کے لڑائی کے فنڈ میں سات ہزار روپیہ اکٹھا ہو چکا ہے۔

برلن ۶ ؍جولائی۔ ہٹلر فرانس میں آٹھ ہفتہ قیام کرنے کے بعد واپس پہنچ گیا۔ چانسلری کے نیچے ہٹلر کے استقبال کے لئے نازیوں کا بہت بڑا ہجوم تھا۔ جب ہٹلر چانسلری کے چھجے پر نمودار ہوا۔ تو ہجوم نے ”ہم انگلستان پر مارچ کریں گے“ کا گیت گایا۔

شملہ ۶ ؍جولائی۔ سر سکندر حیات نے آج ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ میں اسمبلی کو وہ تمام خفیہ باتیں بتاؤں گا جن کی بنا پر کمیونسٹوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا پنجاب گورنمنٹ کے پاس ان لوگوں کے بارے میں جو اطلاعات پہنچی ہیں۔ وہ بہت مکروہ ہیں۔ اور ان اطلاعات کے بارہ میں میں اسمبلی کو اعتماد میں لینے کے لئے تیار ہوں۔

دہلی ۶ ؍جولائی۔ فرانس کے وزیر خارجہ نے کل رات ایک انٹرویو کے دوران میں برطانیہ سے اپنے تعلقات توڑ دینے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا ہمیں بڑے افسوس کے ساتھ اس ملک سے اپنے سیاسی تعلقات توڑنے پڑے ہیں جس کی گردن پر ہمارے جہازیوں کا خون ہے۔ برطانیہ اور فرانس کے تعلقات ٹوٹنے پر اخبارات نے کوئی تعجب ظاہر نہیں کیا۔

میران شاہ ۶ ؍جولائی۔ وزیرستان کے انگریز ریذیڈنٹ لفٹنٹ کرنل کیمپل بنوں سے رزمک جا رہے تھے۔ کہ رستے میں قبائلیوں نے ان پر گولی چلا دی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ کے بائیں بازو پر گولی لگی۔ مگر زخم شدید نہیں۔ آپ کو رزمک ہسپتال میں پہنچا دیا گیا ہے۔

سرینگر ۶ ؍جولائی۔ پنڈت بشمبر ناتھ زتشی جو کشمیر کے رہنے والے تھے۔ وزیر آباد لائن پر ایک بڑی رقم لئے ہوئے سفر کر رہے تھے۔ کہ کسی نے ان کو قتل کر دیا۔ قاتل کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

قاہرہ ۶ ؍جولائی۔ برطانوی بیڑے نے نہر سویز اطالوی جہازوں پر بالکل بند کر دی ہے۔ اب کوئی جہاز نہر سویز سے گزر کر اطالوی سمالی لینڈ اور حبشہ میں نہیں جا سکتا۔ اس ناکہ بندی کی وجہ سے سمالی لینڈ اور حبشہ کی اطالوی فوجوں میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔

بالاسور ۶ ؍جولائی۔ اڑیسہ میں زبردست سیلاب آیا ہے۔ نقصان کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ایک گاؤں کے ۲۱۰ مکانات میں سے صرف سات مکان بچے۔ باقی سب گر گئے۔ اس کے علاوہ گرد و نواح کے کئی دیہات کے مویشی نذر سیلاب ہو گئے۔

نیویارک ۶ ؍جولائی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جرمنی فرانس کے راستہ سے ہسپانیہ پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کیونکہ ہٹلر اور مسولینی کے دباؤ کے باوجود جنرل فرانکو نے ابھی تک اعلان جنگ نہیں کیا۔

نیویارک ۶ ؍جولائی۔ امریکہ میں کہا جا رہا ہے۔ کہ ناکہ بندی سے بچنے اور اپنی ہنگامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جرمنی کو غیر یوروپین ملکوں کی طرف رخ کرنا پڑے گا۔ فرانس کے بیڑے پر برطانیہ نے قبضہ کر کے اس کے لئے افریقہ کا راستہ بند کر دیا ہے۔

لزبن ۴ ؍جولائی ہسپانیہ کی فرانسیسی سرحد پر جرمنی کی مسلح فوجوں کی نقل و حرکت کی خبروں سے پرتگال میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ پرتگالی اخبارات نے اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ جرمن بظاہر زبردستی ہسپانیہ میں سے گزرنا چاہتے ہیں۔ مگر جنرل فرانکو نے اپنے بعض نازیت پسند مشیروں کے اصرار اور دباؤ کے باوجود نازیوں کے مطالبات منظور نہیں کئے۔ جبرالٹر اور لنڈن سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ برطانیہ اس نئی صورت حالات کا بنظر غائر مطالعہ کر رہا ہے۔

دہلی ۷ ؍جولائی۔ آج کانگرس ورکنگ کمیٹی نے کئی دن کے غور و خوض کے بعد ایک ریزولیوشن پاس کیا جس کا ملخص یہ ہے۔ کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان جو سیاسی نزاع ہے۔ اسی کا حل اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ برطانیہ ہندوستان کی آزادی کو پوری طرح تسلیم کرے۔ اور مرکز میں فوراً ایک عارضی قومی حکومت بنانے کا اعلان کر دے جب تک برطانیہ کی طرف سے ہندوستان کی آزادی کا اعلان نہیں کیا جاتا۔ اور اس کے ساتھ ہی مرکز میں ایک عارضی قومی حکومت نہیں بنا دی جاتی۔ اس وقت تک نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ملک اپنی مرضی سے لڑائی کے کاموں میں مدد دے رہا ہے۔ ہاں اگر برطانیہ ہندوستان کو پوری طرح آزادمان لے۔ اور وہ ساتھ ہی یہ بھی اعلان کر دے کہ مرکز میں ایک عارضی حکومت بنا دی جائے گی۔ تو اس کے بعد کانگرس ملکی بچاؤ کے لئے اپنی تمام طاقتیں صرف کر دے گی۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے مسٹر آصف علی اور ایک اور ممبر کو وزیرستان بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تا وہ اس امر پر غور کریں۔ کہ قبائلی سرکاری علاقہ میں کیوں ڈاکے ڈالتے ہیں۔

بخارسٹ ۷ ؍جولائی۔ رومانیہ نے اب اٹلی اور جرمنی سے دوستی پیدا کر لی ہے۔ چنانچہ رومانیہ کے نئے وزیر اعظم نے آج بخارسٹ سے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ اب رومانیہ کی خارجہ پالیسی۔ جرمنی اور اٹلی کی خواہشات کے مطابق ہوگی۔

لاہور ۷ ؍جولائی خاکسار لیڈر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب نے یہ بات تسلیم کر لی ہے۔ کہ مسٹر جناح خاکساروں کے متعلق پنجاب گورنمنٹ سے بات چیت کریں چنانچہ انہوں نے تمام خاکساروں کے نام ہدایت جاری کر دی ہے۔ کہ وہ ۲۷ جولائی

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah